زیست

FALL 2013

Pakistan Institute of Engineering & Applied Sciences
Nilore, Islamabad

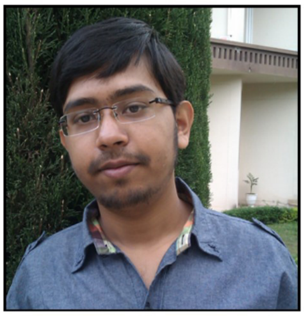

The skimming, scanning and selection of the juiciest and most interesting from a huge array of eligible material was by no means an easy task. It was one heck of a ride; tough but I enjoyed it greatly and it gave me immense pleasure to realize that at the end of all the hard work our newsletter finally came out to be a fabulous piece of Literature and art indeed. A fantastic experience and one that I shall relish time and again!

Kudos!!

Your Editor
Nauman Shahid Khan

زیست عبارت ہے زندگی سے-زندگی جو متضاد رنگوں کا حسین امتزاج ہے-پیاس میں نئے آنے والے اکثر طالبعلم ادھر کا تعلیمی ماحول دیکھ کر اسقدر بو کھلاہٹ کا شکار ہو جاتے ہیں کہ انہیں یہاں کی ہر چیز بے رنگ دکھائی دیتی ہے-زیست کا پہلا شمارہ ان تمام نئے آنے والے ساتھیوں کے نام،اس پیغام کے ساتھ کہ خالی کینوس ہی نئے رنگوں کی زینت بنتے ہیں-----

آپ کا اپنا----

عبدالرافع

Designer

Abdullah Tariq

Disclaimer

Views and opinions presented in the issue are solely those of the author. Reasonable care has been taken to ensure that the information presented in *"Zeest"* is as accurate as possible at the time of publishing. *"Zeest"* doesn't assume any liability for damages resulting from the use of information contained herein.

For your feedback, please don't hesitate to email us at: pieas.literary.society@gmail.com

یقیں

سنا تھا---
وفاؤں کے مالک بشر
ٹوٹتے نہیں---
میرا یقیں بھی ٹوٹا
جب میں
کسی سے وفا کرتے کرتے
ٹوٹ کے بکھرا---
کسی سے وفا کی پاداشں نے
مجھے بھی توڑ دیا---
کسی کی اداؤں نے
کسی کی جفاؤں نے
مجھے ریزہ ریزہ کر دیا
میری مکمل ذات کو
ٹکڑوں کا ڈھیر بنا دیا
پر مجھے گلا نہیں---
کتنا فرق ہے نا
سنی اور آزمائی باتوں میں---
پہلے دنیا پر یقیں تھا
اب خود پر بھی یقیں نہیں---!

(محمد عبداللہ الیاس)

(BSME-12-16)

گفتگو

ڈاکٹر عبدالجلیل تقریباً ۱۰ سال سے پیاس سے وابستہ ہیں۔ آپ نے Post-Doc کی ڈگری یونیورسٹی آف سوسکس، برطانیہ سے مکمل کی ہے۔ آپکی ریسرچ کے موضوعات Texture Analysis and Matching, Medical Image Analysis, Application of different Imaging Techniques ہیں۔ ۲۰۰۶ء سے پیاس لٹریری سوسائٹی کے ایڈوائزر رہیں۔ اسکے علاوہ سابق ہیڈ کمپیوٹر اینڈ انفارمیشن سائنسز ڈیپارٹمنٹ بھی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی ہمارے ساتھ ایک نشست کا حال پیش ہے۔

زیست: بچپن سے بات شروع کرتے ہیں سر، بچپن کیسا گزرا؟
ڈاکٹر عبدالجلیل: میرا تعلق ضلع اٹک سے ہے۔ تحصیل بھی اٹک ہے اور دیہات کا نام شمس آباد ہے۔ میرا بچپن دیہات میں گزرا، اور دیہات کے لحاظ سے بڑا اچھا بچپن ہے۔ اس زمانے کے لحاظ سے جو تعلیم، کھیل، والدین اور اساتذہ کی سرپرستی ہوسکتی ہے، وہ الحمدللہ میں نے حاصل کی ہے۔

زیست: سر کیا آپ شرارتی بچے تھے؟
ڈاکٹر عبدالجلیل: نہیں میں شرارتی بچہ نہیں تھا۔ ایک اوسط درجے کا، اساتذہ اور اپنے ہم جماعتوں سے ڈرا اور سہا ہوا طالبعلم تھا۔ یعنی چھوٹی چھوٹی باتوں پر خوفزدہ ہو جاتا تھا۔

زیست: بچپن کا کوئی دلچسپ واقعہ جو آپ کو یاد ہو؟
ڈاکٹر عبدالجلیل: میں آٹھویں جماعت میں تھا اور ان دنوں انٹرنل امتحانات ہوا کرتے تھے۔ میرے بڑے بھائی جو میری جماعت کے استاد بھی تھے، وہ یہ سمجھتے تھے کہ میں کوئی بہت لائق طالبعلم نہیں ہوں۔ انہوں نے ہماری جماعت سے پانچ طالبعلم سکالرشپ کے امتحان کے لئے چنے اور میرا نام اس میں شامل نہیں کیا جب وہ سکالرشپ کے فارم لیکر جا رہے تھے تو انہیں ان کے استاد ملے اور انہوں نے وہ فارم ان سے لیکر دیکھے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ اس میں میرا نام نہیں ہے تو میرے بھائی سے پوچھا کہ آپ نے اپنے بھائی جلیل کا نام اس میں کیوں نہیں ڈالا۔ تو انہوں نے کہا ''مولوی جی اس میں اتنی قابلیت نہیں کہ یہ کر پائے'' اس پر انہوں نے اپنا ''استاد جی'' کا حق استعمال کرتے ہوئے میرا نام لسٹ میں شامل کرایا، بعد میں جب امتحان ہوا تو ان پانچ لڑکوں میں صرف میں نے وہ امتحان پاس کیا۔

زیست: آپ کس طرح کے طالبعلم تھے؟ ٹاپر یا پھر بیک بنچر؟
ڈاکٹر عبدالجلیل: بس پڑھنے کا شوق تھا، میں نے زندگی میں کبھی ''ٹاپ'' کا نہیں سوچا ویسے دسویں میں میں نے اپنی جماعت میں دوسری پوزیشن بھی حاصل کی، اور مجھے میرے سکول نے سال کا بہترین طالبعلم قرار دیا۔ میرے خیال میں اسکی ایک وجہ یہ تھی کہ ۷۷ء میں مارشل لاء لگا ہوا تھا، تو جو امتحان مارچ میں ہونے تھے وہ موخر ہو کر جولائی میں چلے گئے۔

زیست: ٹاٹ کے سکولوں نے بہت سے بڑے لوگ پیدا کئے ہیں، اب ان کا معیار گر چکا ہے اور لوگ غیر سرکاری سکولوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ آپ اس بارے میں کیا کہیں گے؟
ڈاکٹر عبدالجلیل: میں کئی ادوار سے گزرا ہوں۔ ٹاٹ کے سکولوں میں میں نے خود پڑھا، اسکے بعد میرے بچوں نے سرکاری سکولوں میں بھی پڑھا اور ٹاپ کلاس کے پرائیویٹ سکولوں میں بھی پڑھا۔ میرا نکتۂ نظر اسوقت یہ بنا ہے کہ سکول سے فرق نہیں پڑتا۔ جو چیز فرق پیدا کرتی ہے وہ آپ کے استاد ہیں۔ وہ چاہیں تو آپ کو آسمان سے زمین پر پھینک

دیں چاہیں تو زمین سے اٹھا کر آسمان پہ پہنچا دیں، اور یہ میری خوش قسمتی تھی کہ مجھے سکول اور کالج دونوں زمانوں میں بہت اچھے استاد ملے۔

زیست: ہمارے تعلیمی نظام میں اصلاحات کی سب سے زیادہ ضرورت کہاں سمجھتے ہیں، بنیادی، ثانوی یا اعلیٰ تعلیم؟

ڈاکٹر عبدالجلیل: دیکھیں ہائر ایجوکیشن میں تو صرف لائق اور محنتی طلبہ ہی جا پاتے ہیں، اصل چیز بنیادی تعلیم ہے۔ اس دنیا میں جو بھی بچہ پیدا ہوتا ہے ابتدائی تعلیم اسکا بنیادی حق ہے، اور یہ ریاست کی ذمہ داری ہے۔ بنیادی تعلیم ایک دفعہ اچھی ہو جائے تو لوگ خود بخود رستہ نکال لیں گے۔ لوگوں کو بنیادی تعلیم مل جائے پھر ان میں سے کچھ ورکر کلاس بن جائیں گے کچھ کلرک بن جائیں گے اور کچھ ہائر ایجوکیشن میں چلے جائیں گے تو یہ ایک بڑا اچھا نظام بن جائے گا۔

زیست: پیاس کو بطور درسگاہ کیسا سمجھتے ہیں، غیر جانبدارانہ رائے دیں۔

ڈاکٹر عبدالجلیل: میری ذاتی رائے میں کسی بھی تعلیمی ادارے میں متوازن ماحول ہونا چاہیے۔ تعلیم اور غیر نصابی سرگرمیوں میں توازن بہت ضروری ہے، کیونکہ اگر توازن نہ ہو تو چیزیں بجائے کارآمد بننے کے نقصان کا سبب بن جاتی ہیں۔ ایک طرف تو آپ تعلیم میں بہت آگے چلے جائیں اور ڈیلٹا فنکشن بنا لیں مگر صحت پر کوئی توجہ نہ دیں، میرے خیال میں توازن بہت ضروری ہے۔۔۔ میرے خیال میں پیاس میں اعلیٰ تعلیمی سہولیات کے ساتھ ساتھ اچھا جم، سوئمنگ پول، اور کھیلوں کی سہولیات ہونی چاہئیں۔ اور کم از کم اتنی ضرور ہونی چاہئیں کہ طالبعلموں کو ان کی کمی محسوس نہ ہو۔

زیست: تعلیم کیساتھ تربیت کو کس قدر ضروری سمجھتے ہیں؟

ڈاکٹر عبدالجلیل: دیکھیں یہ دونوں لازم و ملزوم ہیں، اگر کسی شخص کے پاس تعلیم ہو مگر تربیت نہ ہو تو ایسا شخص جب بھی کسی بڑے عہدے پر جائے گا تو بہت سے مسائل پیدا کر دیگا۔ تربیت میں سب سے ضروری چیز یہ ہے کہ وہ بندہ معاشرے کے لئے تکلیف دہ نہ ہو۔ جیسا کہ ایک حدیثؐ میں بھی آیا ہے کہ آپ میں سے بہترین انسان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے انسان محفوظ رہیں۔ ایک مرتبہ انسان کی اچھی تربیت ہو جائے تو اپنی صلاحیتوں کے اعتبار سے وہ خود معاشرے کا اچھا کنٹری بیوٹر بن جائے گا۔

زیست: انسانی تربیت میں صوفیائے کرام اور تصوف کا کیا کردار ہے؟

ڈاکٹر عبدالجلیل: کسی بھی معاشرے میں توازن قائم رکھنے کے لئے چند چیزیں بہت ضروری ہیں۔ ان میں ایک آپ کی شخصیت ہے، دوسرا روحانیت ہے اور تیسرا وہ معاشرہ ہے جس میں آپ رہتے ہیں۔ شخصیت کی صرف مادی تربیت سے یہ توازن قائم نہیں رہ سکتا، اسکے لئے روح کی تربیت بہت ضروری ہے، جو صوفیاء، علماء اور واعظ لوگ کرتے ہیں۔ یہ انسان کو خدا کی پہچان کراتے ہیں۔

زیست: والدین کے بعد استاد بچے کے لئے رول ماڈل ہوتا ہے۔ استاد پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں؟

ڈاکٹر عبدالجلیل: میرے خیال میں ماں باپ کے بعد معاشرے کا ذمہ دار ترین فرد استاد ہے۔ میں اکثر کہا کرتا ہوں کہ بچوں کی ذمہ داری کلاس میں آنا ہے، اسکے بعد ساری ذمہ داری استاد کی ہے کہ وہ ان کو سکھائے اور ان کی تربیت کرے۔

زیست: سر آپ کو ادب میں شروع سے دلچسپی تھی یا بعد میں پیدا ہوئی؟

ڈاکٹر عبدالجلیل: میں نے خود کو کبھی ادبی بندہ نہیں سمجھا۔ اور یہ لٹریری سوسائٹی بھی آپ لوگ ہی چلا رہے ہیں۔ میں اکثر ایک شعر پڑھا کرتا ہوں

؎ تم نے تو پائی ہے حسن خداداد سے شہرت — ہم تیرے نام سے مشہور ہوئے جاتے ہیں

جو تھوڑا بہت شوق پیدا ہوا وہ زمانۂ طالبعلمی میں ایک ادبی تنظیم سے وابستگی سے پیدا ہوا۔ میری شخصیت پر سب سے گہرا اثر میرے والد کی طرف سے آزادی کا ہے۔ ہم مسجدوں میں مولویوں کی تقریریں بھی سننے جاتے اور گاؤں میں جو تماشے ہوتے ان میں بھی شرکت کرتے۔ میرے خیال میں یہ ایک اہم فیکٹر تھا۔ میرے بڑے بھائی بھی پڑھتے پڑھاتے رہتے، ہمیشہ سے کوئی نہ کوئی کتاب میرے ساتھ رہی ہے۔ اور اب میرے گھر میں بچوں کے لئے ریڈر ڈائجسٹ اور اردو ڈائجسٹ باقاعدگی سے آتے ہیں۔

زیست: اردو ادب میں زیادہ دلچسپی ہے یا انگریزی ادب میں؟
ڈاکٹر عبدالجلیل: اردو ادب میں۔

زیست: نظم اور نثر میں سے کونسی صنف زیادہ پسند ہے؟
ڈاکٹر عبدالجلیل: نثر میں دلچسپی ہے۔

زیست: آپکی ادب سے وابستگی بطور قاری ہی ہے یا لکھاری بھی ہے؟
ڈاکٹر عبدالجلیل: نہیں، بس کبھی کبھار ڈائری لکھ لیتا ہوں۔

زیست: کوئی کتاب جو بیحد پسند ہو اور بار بار پڑھنا چاہتے ہوں؟
ڈاکٹر عبدالجلیل: کوئی خاص کتاب مجھے بہت زیادہ پسند نہیں۔ احمد ندیم قاسمی کا ایک افسانہ مہمان خانہ بہت پسند آیا، جس میں معاشرے میں ہوس اور لالچ کو بہت اچھے طریقے سے دکھایا گیا ہے۔ اسکے علاوہ حال ہی میں اخوان المسلمین کے تیسرے مرشد عام عمر التلمسانی کی کتاب شہید محراب پڑھی جو بہت پسند آئی۔ یہ حضرت عمرؓ پر ایک بہت ہی اچھی کتاب ہے۔ اسکے علاوہ الفاروق۔۔۔کئی دیگر مسلمانوں کی طرح حضرت عمرؓ میرے بھی آئیڈیل ہیں۔ تاریخ کہتی ہے کہ حضرت عمرؓ کے پاس اپنے دور کے تمام علوم کا ۹ بٹا ۱۰ حصہ علم موجود تھا۔ وہ تمام بڑے علوم پر دسترس رکھتے تھے۔ بغیر علم کے اچھی حکمرانی کا تصور بھی ممکن نہیں اور اس کی ہماری تاریخ میں کئی مثالیں موجود ہیں۔ اسی طرح سیرتؐ پر نعیم صدیقی کی کتاب محسن انسانیتؐ مجھے بہت پسند آئی۔ کوئی خاص مصنف بہت زیادہ پسند نہیں، مختلف کتابیں پڑھتا رہتا ہوں۔ چند کالمسٹ ایسے ہیں جن کے کالم میں باقاعدگی سے پڑھتا ہوں۔

زیست: سر کوئی ایک جملہ جو معاشرے میں ادب کی اہمیت بتائے۔
ڈاکٹر عبدالجلیل: ادب کے بغیر سوسائٹی گونگی اور بہری ہو جاتی ہے۔

زیست AdvisorPLS کی نگاہ سے آپ پیاس میں ادب کو کہاں دیکھنا چاہتے ہیں؟
ڈاکٹر عبدالجلیل: پیاس ایک انجینئرنگ اور سائنٹفک انسٹیٹوٹ ہے اور ہمارا مینڈیٹ سٹریٹجک اداروں کے لئے ہیومن ریسورس ڈیولپمنٹ ہے۔ علمی اور ادبی سرگرمیاں انسان کو روحانی طور پر تعمیر کرتی ہیں۔ اسی لئے ساری دنیا میں تمام انجینئرنگ اداروں میں ۳۳ فیصد ہیومنٹیز کے کورس رکھے جاتے ہیں۔ یہ آپ کی شخصیت کی تعمیر کرتے ہیں۔ میرے خیال میں سوسائٹی کو بہترین طریقے سے ڈویلپ کرنے کے لئے ادب بہت ضروری چیز ہے۔

زیست: ہمارے معاشرے کو اسوقت بہت سی مشکلات اور مسائل درپیش ہیں، آپ کن مسائل کو بہت اہم خیال کرتے ہیں؟
ڈاکٹر عبدالجلیل: سب سے پہلے تو ہمارے اوپر جو فنڈامنٹلسٹ کا دھبہ لگا ہوا ہے اسکو ہمیں اچھے انداز میں دھونا چاہیئے۔ کچھ بنیادی چیزیں جیسے سچائی اور ایمانداری، ان میں فنڈامنٹلسٹ ہوتے ہوئے ہمیں ہرگز شرم نہیں ہونی چاہیئے۔ کفارِ مکہ نے بھی آپؐ کے بارے میں گواہی دی کہ آپ صادق و امین ہیں۔ ایک دفعہ سچائی اور ایمانداری لوگوں میں پیدا ہو جائے تو ہمارے اکثر مسائل حل ہو جائیں گے۔ دوسرا، بنیادی تعلیم اور صحت اسٹیٹ کی ذمہ داریاں ہیں۔ اگر یہ ذمہ داری ریاست مکمل طور پر اپنے سر لے لے تو معاشرے سے ہوس اور لالچ کا مکمل خاتمہ ہو جائے گا۔ کیونکہ انسان زیادہ ہوس اپنی اولاد کی تعلیم اور صحت کے لئے ہی کرتا ہے۔

زیست: ہم پر بحیثیتِ پاکستانی، کیا اولین فرائض عائد ہوتے ہیں؟
ڈاکٹر عبدالجلیل: ایک چیز ہمیں سمجھ لینی چاہیئے کے ہم کن چیزوں کو فروغ دے رہے ہیں۔ ہمیں دیکھنا چاہیئے، ہم جو کر رہے ہیں اس سے ہماری ذات کو کیا فائدہ پہنچ رہا ہے، سوسائٹی

کو کیا نفع مل رہا ہے، ملک کی کیا بھلائی ہو رہی ہے اور اس سے اسلام کو کیا فائدہ ہو رہا ہے۔

زیست: کوئی ایسی کامیابی جس پر فخر ہو؟
ڈاکٹر عبدالجلیل: دیکھیں جیسا کہ میں نے بتایا میں ایک اوسط درجے کا طالبعلم تھا۔ میری زندگی ایک ہموار طریقے سے گزری ہے۔ بس ایک کوشش ہے، ایک محنت ہے، جو دن رات کرتے رہتے ہیں۔ کوئی ایسی خاص کامیابی نہیں ہے جسے میں بہت بڑا سمجھتا ہوں۔

زیست: کوئی ایسی غلطی یا بات جو جب یاد آئے تو دکھ ہوتا ہو؟
ڈاکٹر عبدالجلیل: ایک متوازن اور سادہ سی زندگی گزارنے والا جو شخص ہوتا ہے میرا نہیں خیال کہ وہ کوئی ایسا بہت بڑا بلنڈر کرتا ہے جس پہ اسے ساری زندگی پچھتاوا ہو۔ دوسری بات یہ کہ جو ایک کہتے رہنے والا بندہ ہوتا ہے، چاہے وہ اپنے دوستوں، رشتہ داروں یا طالبعلموں سے کہتا ہو، وہ کبھی ایسی غلطی نہیں کرتا۔ میں کیونکہ خود بہت سی باتیں کہتا رہتا ہوں، اس لئے خود بھی کانشئیس رہتا ہوں کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ ایک بات میں اکثر اپنے طالبعلموں سے کرتا ہوں کہ ایک تو کوئی گیم ضرور کریں، ایک کتاب ضرور پڑھیں اور زندگی میں کوئی ایسا کام نہ کریں جس سے بعد میں آپ کو کوئی پچھتاوا ہو، کیونکہ پچھتاوا آپ کی زندگی کو ملیامیٹ کر دیتا ہے۔

زیست: سر آخر میں کوئی پیغام جو آپ اپنے پڑھنے والوں کو دینا چاہتے ہوں۔
ڈاکٹر عبدالجلیل: میں تمام لوگوں کو یہی پیغام دینا چاہوں گا کہ اپنی زندگی کا کوئی بھی لمحہ ضائع نہ کریں۔ کیونکہ غریب پیدا ہونا کوئی جرم نہیں ہے اس لیے کہ یہ آپکی چوائس نہیں تھی، لیکن غریب مرجانا ضرور جرم ہے۔

The test and interviews for the Editorial Board of "Dareecha 2013-14" were recently conducted in which out of a total of 34 students; 10 were selected.

The editorial board of the next annual magazine of PIEAS is as followed:

Advisor: Dr. Abdul Jalil (DCIS)

Chief Editor: Farrukh Anique

Head Editor, Urdu: M. Shehzad (MS)
Head Editor, English: Amna Rashid

Editor, Urdu: M. Umar Jatoi
Sub Editor, Urdu: Abdul Rafay
Sub Editor, Urdu: Ali Raza
Sub Editor, Urdu: Mazhar Iqbal

Editor, English: Hasan Ashraf
Sub Editor, English: Ayesha Noor
Sub Editor, English: Nauman Shahid
Sub Editor, English: Faizan Tariq

Head Editor, Arts and Photography: Zeeshan Nayyar

Designing: Abdul Rehman

Publishing: Hammad Hassan

PIEAS
AUDITORIUM

PIEAS Colloquium

Started in the late 90's by Ex-Rector PIEAS Dr. Abdullah Sadiq the "Colloquium" is an established platform for professional guidance. The Colloquium formerly known as "Colloquia" is now a regular event at PIEAS and has been the platform for several renowned speakers from national and International personalities. Contrary to the general perception, all of the speakers or the talks held are not scientific and eminent literary figures and philosophers also deliver lectures on various topics of interest to students. According to the latest statistics 80 talks have been held by lecturers from Pakistan, 17 from United States, 11 from United Kingdom as well as speakers from Germany, France, Japan, Italy, China, Turkey, Canada, Saudi Arabia and Russia.

A past Colloquium has also been graced by the presence of the Chairman of the Atomic Energy Commission of Argentina. In 2005, Dr. Masroor Ikram took charge of the event and changed its name from Colloquia to Colloquium as it is known now. Dr. Masroor is the current manager of Colloquium and as is the tradition this year it was held on Wednesdays, February 27 and March 20. The Colloquium has proven to be a great source of guidance and professional experience for the students of PIEAS and many have taken their future decisions about higher education after attending it. The accomplished faculty of PIEAS has once again proven their worth with the management of such a valuable academic activity.

Bio-photonics Symposium

A symposium was held on Tuesday, March 19, 2013 in I-block. It focused on the usage of PDT (Photodynamic Therapy) for curing cancer patients. Research in the field of bio-photonics is an exciting frontier which involves fusion of photonics and biology. In relation to this many prominent personalities of PIEAS as well as other institutions were present for the symposium. Rector PIEAS Dr. Muhammad Aslam was the Patron-in-chief while the organizers for the even included Dr. Masroor Ikram, Dr. Sumera Tabassum, Dr. Afshan Irshad as well as many others. The guest speaker for the event was Dr Silke Kerol and she delivered a lecture focused on nano-medicine and its applications. A poster presentation competition was also held in which posters related to the areas of bio-photonics, nano-technology, lasers and genetic engineering were displayed.

Prizes were given to winners. PIEAS has recently been a centre for research in relatively obscure

yet promising frontiers. In order to share the knowledge of recent research with the researchers of different institutes and universities, a series of symposia and colloquia have been organised. The informative talks delivered by national and international collaborators provided direction for our research and opened new frontiers of research as well.

Extravaganza 2013

The largest internal event of PIEAS was held on Monday, 1st April 2013 at PIEAS Auditorium from 6 p.m. to 10 p.m. A huge plethora of art and dramatics on display flawlessly captured the audience's attention and kept them glued to their seats till the end. Multitalented performances including breathtaking videography, entertaining dramatics and melodious singing were the main highlights of the event as students from all levels portrayed their skills.

Videography was the main highlight of the show with many thought provoking videos which motivated the audience as well as instilled moral values in them. Likewise the theater performances were not far behind in both serious and comedy plays which made the audience watch with baited breath.

Overall the Extravaganza 2013 was a superb effort by PPAS (PIEAS Performing Arts Society) whose members had worked tirelessly in order to organize such a great event in PIEAS. Team PPAS keep it up!!

Spring Strike 2013

The biggest event for counter-strike fans was held at PIEAS from 15 to 17th of March and holding true to its legacy PCGC provided a complete gaming experience to all the participants. PIEAS Cyber Gaming Club (PCGC) organized the event and the venue was appropriately chosen as the Computer Centre. Super-Fast Core i5 PCs ensured minimal latency and the gamers were able to perform at their best.

A large number of teams participated in both 3 vs. 3 and 5 vs. 5 matches. The event was open to all PIEAS students including MS fellows therefore a high level of gaming was observed. Experienced gamers from MS fellows stole the show with their unbeatable aiming and aweing skills. However BS students were not far behind and most BS teams kept the MS fellows on the edge of their seats by displaying similar pro-gamer skills.

The final was held between BS and MS fellows and what a final it was!! It was very hard to guess which team would win but in the end the superior gaming skills of the PCGC president and his BS team prevailed and they were declared champions of the event. Overall the event proved a huge success and established another standard for rising gamers in PIEAS. PCGC organised the event very well and such events should also be promoted in the future so that teams from PIEAS may compete on national level with other universities and win further accolades for the institute.

Spring Spirit

Spring Spirit 2013 codename SS2013 was one good thing that BS batch 2012-2016 did in 2nd semester together. It was a sports festival fully organized by students. “No batch in PIEAS has ever done such a marvelous job , the event fully organized by students and then so many trophies which are not even given in the university organized events. The best Part of it is that it will help the future batches in organizing such events on their own.” said Mr. Anas Javaid, a student of MS mechanical engineering who was requested to distribute the trophies.

The festival hosted both indoor and outdoor games. Snooker, 8-ball and Hand Football were the favorites. The outdoor games were Cricket, Football and Basketball. Each game had a score point. The department of Electrical Engineering was declared winner of the festival because of higher overall points. In the end however, the team leader of Electrical Engineering “Zain-ul-Abdin” decided to share the trophy as a gesture of goodwill.

Shell Eco Marathon

Muhammad Ali (BSME 2011-2015)

The Shell Eco-marathon, a competition held annually by Shell in Europe, the Americas and Asia, invites students from all over the world to design, build and drive the most energy-efficient car.

The marathon has seen teams from Pakistan participating enthusiastically since 2009. Since the competition was introduced to the Asian region in 2010, an increasing number of teams from engineering universities of Pakistan have entered each year, joining other participants from all over the continent at the Sepang International Circuit in Kuala Lumpur, Malaysia.

The competition aims to create an interest in alternative energy for meeting the global deficit of conventional fuels, as well as the search for greener vehicles with fewer emissions.

Last year, the Pakistani contingent comprised of 9 teams and after the rigorous initial stages, three of them reached the track and completed their runs. The competition was tough for them, so they did not return with rewards, rather high spirits.

As a result, more teams have risen to the challenge from Pakistan this year, with 13 teams travelling to Malaysia to test their innovations against the best of Asia. The cars designed for the competition are divided into two basic categories:

“Urban Concept” and “Prototype”. This year, Shell Eco-marathon Asia saw a total of 80 Prototype and 43 Urban Concept entries.

The Prototype category futuristic car design, all streamlined and experimental; the basic governing rule is that they must have three wheels. You can have two in the front and one in the back, or vice-versa.

Fuel sources used to drive these concepts are gasoline, battery, hydrogen, solar, ethanol, FAME (biodiesel), GTL (gas-to-liquid), and diesel. For each category, there is a $2000 and $1000 award for first place and the runner-up, and many other awards that can be earned off the track as well, such as awards for safety and design, team spirit and perseverance in the face of adversity etc.

The competition requirement is to go as far as a car can within one litre of fuel, thus representing the most fuel-efficient car.

So far, Thailand has dominated the Asian competition. “Luk Jao Mae Khlong Prapa” set a mammoth distance record of 2,213.4 kilometres in one litre of ethanol using a prototype car.

N5 from NED Karachi is the only team using ethanol from Pakistan, and one in four teams using ethanol in the whole competition. Ethanol is cheap, practical and has low-emissions, such as nitrogen oxide and carbon monoxide it is also a cheap and practical fuel that is abundant in our country.

While the record for this category is massive, N5 was only able to get 150 kilometers from a litre of ethanol in their tests in Karachi.

According to Shell, the “super-mileage challenge” is designed “to inspire student innovation and develop future technologies”.

A few of many Pakistani teams that participated in the Shell Eco-marathon 2012 are:

- Captive Eye: Hitec University Taxila Cantt, Prototype, Gasoline.
- Hammerhead: GIKI, Prototype, Gasoline.
- N5: NED University of Engineering and Technology, Prototype, Ethanol E100
- NUST-PNEC-Prototype: National University of Sciences and Technology (NUST), Karachi, Prototype, Gasoline.
- Stallions: FAST University Islamabad, Pakistan, Prototype, Battery Electricity.
- Team Victory: NED University of Engineering and Technology, Prototype, Hydrogen.

CALL FOR SUBMISSIONS

DAREECHA 2013-14

PIEAS ANNUAL MAGAZINE

PIEAS LITERARY SOCIETY
Prepare. Lead. Succeed

ENGLISH URDU

Articles
Poetry

PHOTOGRAPHS
ART WORK
CARICATURES
COMICS

For submission, Email your entries to:

Dareecha.pls@gmail.com

SUBMISSION DEADLINE: 1ST DECEMBER 2013

FOR INFORMATION AND SUBMISSION, CONTACT:

FARRUKH ANIQUE	H C-110	0305 6267 211
ZEESHAN NAYYAR	C-105	0331 8200 511

DRAMATICS

VIDEOGRAPHY

DECLAMATION

6th, 7th & 8th December

NUKTA'13

Pakistan Institute of Engineering & Applied Sciences (PIEAS), Islamabad

For details and registration contact: 0347-5195773
Visit: www.pieas.edu.pk/nukta
email: nukta2013@gmail.com